روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعہ 24 جنوری 2014ء 22 ربیع الاول 1435 ہجری 24 صلح 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 20

نبوت کا انتہائی مرتبہ

علامہ ابن خلدون فرماتے ہیں۔

ترجمہ: علماء ربانی ولایت کی مثال اس کے مختلف مراتب کی وجہ سے نبوت سے دیتے ہیں اور ولایت میں جامع کمالات کو خاتم الاولیاء کہتے ہیں یعنی ولایت کے اس مرتبہ کو پالینے والا جو خاتمہ ولایت ہے۔ ولایت کے انتہائی مرتبہ کو جس طرح حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے انتہائی مرتبہ کا احاطہ کرنے والے ہیں۔

(تاریخ ابن خلدون صفحہ 71-272)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہر ایک اپنے لئے کوشش کرتا ہے مگر انبیاء علیہم السلام دوسروں کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ لوگ سوتے ہیں اور وہ ان کے لئے جاگتے ہیں۔ اور لوگ ہنستے ہیں اور وہ ان کے لئے روتے ہیں اور دنیا کی رہائی کے لئے ہر ایک مصیبت کو بخوشی اپنے پر وارد کر لیتے ہیں۔ یہ سب اس لئے کرتے ہیں کہ تا خدا تعالیٰ کچھ ایسی تجلی فرماوے کہ لوگوں پر ثابت ہو جاوے کہ خدا موجود ہے اور مستعد دلوں پر اس کی ہستی اور اس کی توحید منکشف ہو جاوے تا کہ وہ نجات پائیں۔ پس وہ جانی دشمنوں کی ہمدردی میں مرر ہتے ہیں۔ اور جب انتہا درجہ پر ان کا درد پہنچتا ہے اور ان کی دردناک آہوں سے (جو مخلوق کی رہائی کے لئے ہوتی ہیں) آسمان پُر ہو جاتا ہے۔ تب خدا تعالیٰ اپنے چہرہ کی چمک دکھلاتا ہے اور زبردست نشانوں کے ساتھ اپنی ہستی اور اپنی توحید لوگوں پر ظاہر کرتا ہے۔ پس اس میں شک نہیں کہ توحید اور خدا دانی کی متاع رسول کے دامن سے ہی دنیا کو ملتی ہے بغیر اس کے ہرگز نہیں مل سکتی اور اس امر میں سب سے اعلیٰ نمونہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھلایا۔ کہ ایک قوم جو نجاست پر بیٹھی ہوئی تھی ان کو نجاست سے اٹھا کر گلزار میں پہنچا دیا۔ اور وہ جو روحانی بھوک اور پیاس سے مرنے لگے تھے ان کے آگے روحانی اعلیٰ درجہ کی غذائیں اور شیریں شربت رکھ دئے۔ ان کو وحشیانہ حالت سے انسان بنایا۔ پھر معمولی انسان سے مہذب انسان بنایا پھر مہذب انسان سے کامل انسان بنایا اور اس قدر ان کے لئے نشان ظاہر کئے کہ ان کو خدا دکھلا دیا اور ان میں ایسی تبدیلی پیدا کر دی کہ انہوں نے فرشتوں سے ہاتھ جا ملائے۔ یہ تاثیر کسی اور نبی سے اپنی امت کی نسبت ظہور میں نہ آئی کیونکہ ان کے صحبت یاب ناقص رہے پس میں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام **محمد** ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس **عالی مرتبہ کا نبی** ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہاء معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ **وہ توحید** جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو **تمام انبیاء** اور تمام **اولین و آخرین** پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک **فیض** کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ انسان نہیں ہے بلکہ **ذُریت شیطان** ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں **اسی بزرگ نبی** کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 118)

نیشنل عاملہ مجلس انصاراللہ

جرمنی 2014ء

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نیشنل عاملہ مجلس انصاراللہ جرمنی 2014ء کیلئے درج ذیل عہدیداران کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین

1۔ مکرم ملک اختر محمود صاحب نائب صدر اول
2۔ مکرم محمد منور عابد صاحب نائب صدر صف دوم
3۔ مکرم شاہد محمود صاحب نائب صدر
4۔ مکرم مبارک احمد شاہد صاحب نائب صدر۔
5۔ مکرم شیخ منیر احمد صاحب معاون صدر
6۔ مکرم ہدایت اللہ شاد صاحب معاون صدر
7۔ مکرم صادق محمد طاہر صاحب معاون صدر
8۔ مکرم رانا خلیل احمد صاحب قائد عمومی
9۔ مکرم نیر اقبال صاحب قائد تعلیم
10۔ مکرم محمد اشرف ضیاء صاحب قائد تربیت
11۔ مکرم محمد ایوب خاں صاحب قائد تربیت نومبائعین
12۔ مکرم خواجہ رفیق احمد صاحب قائد ایثار
13۔ مکرم راجہ محمد سلیمان صاحب قائد دعوت الی اللہ
14۔ مکرم قمر احمد عطا صاحب قائد ذہانت وصحت جسمانی
15۔ مکرم شاہد جاوید صاحب قائد مال
16۔ مکرم محمد اکبر بیگ صاحب قائد وقف جدید
17۔ مکرم اسد اللہ خان صاحب قائد تحریک جدید
18۔ مکرم شاہد نصیر وڑائچ صاحب قائد تجنید
19۔ مکرم ظہیر احمد طاہر صاحب قائد اشاعت
20۔ مکرم شیخ محمد یونس شاہد صاحب قائد تعلیم القرآن
21۔ مکرم منور اکمل فانی صاحب آڈیٹر
22۔ مکرم فلاح الدین خان صاحب زعیم اعلیٰ فرینکفرٹ
23۔ مکرم ڈاکٹر وسیم احمد طاہر صاحب رکن خصوصی
24 مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب رکن خصوصی

(چوہدری افتخار احمد صدر مجلس انصاراللہ جرمنی)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال و جواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

ان جوابات کے سوالات مورخہ 18 جنوری 2014ء کے روزنامہ الفضل میں شائع ہوچکے ہیں

خطبہ جمعہ 20 دسمبر 2013ء

س: حضور انور نے گزشتہ خطبہ کے تسلسل میں حضرت مصلح موعود کے خطبات کے حوالہ سے عملی اصلاح میں روک کا تیسرا سبب کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! عملی اصلاح میں روک کا تیسرا سبب ہے ''فوری یا قریب کے معاملات کو مدّ نظر رکھنا'' جبکہ عقیدے کے معاملات دور کے معاملات ہیں، ایسے معاملات ہیں جن کا تعلق زیادہ تر بعد کی زندگی سے ہے۔ یا بظاہر انسان سمجھ رہا ہوتا ہے کہ یہ ایسی باتیں ہیں جن کا عقیدے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر میں کوئی غلط کام کرلوں تو اس سے خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا عقیدہ جو ہے وہ تو متاثر نہیں ہوتا...... یہ بھول جاتے ہیں یا اس بات کی اہمیت نہیں سمجھتے کہ مرنے کے بعد کی زندگی بھی ہے اور ان دنیاوی اعمال کا مرنے کے بعد کی زندگی پر بھی اثر پڑتا ہے۔

س: عملی اصلاح کا چوتھا سبب کیا ہے؟

ج: فرمایا! چوتھا سبب عملی اصلاح کی کمزوری کا یہ ہے کہ عمل کا تعلق عادت سے ہے اور عادت کی وجہ سے کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں اور خصوصاً ایسے وقت میں جب مذہب کے ساتھ حکومت نہ ہو۔ جہاں مذہب اور حکومت کی عملی اصلاح کی تعریف ایک ہے اور عملی اصلاح اُس کے مطابق ہے، وہاں عادتیں قانون کی وجہ سے ختم کی جاسکتی ہیں لیکن جہاں حکومت کا قانون عملی اصلاح کے لئے مددگار نہ ہو وہاں عادتیں نہیں بدلی جاسکتیں اور عملی کمزوریاں معاشرے کا ناسور بن جاتی ہیں۔

س: عملی اصلاح کے چوتھے سبب کے ضمن میں حضور انور نے کونسی مثال بیان فرمائی ہے؟

ج: فرمایا: اس کی مثال نشہ ہے، اس کی عادت پڑ جائے تو چھوڑنا مشکل ہے۔ نشہ کرنے والے کے دل میں یہ خواہش ضرور پیدا ہوگی کہ نشہ مل جائے۔ ساری عمر کے عقیدے کو تو ایک شخص چھوڑ سکتا ہے، مگر نشہ کی عادت جو چند مہینوں یا چند سالوں کی ہے ذرا سی نشے کی کمی ہو جائے تو بے چین کر دیتی ہے۔ بعض بہت نیک کام کر رہے ہوتے ہیں اور بڑی قربانی کر رہے ہوتے ہیں لیکن چھوٹی سی عادت نہیں چھوڑ سکتے۔

س: عملی اصلاح میں روک کا پانچواں سبب بیان کریں؟

ج: فرمایا! عملی اصلاح میں روک کا پانچواں سبب بیوی بچے بھی ہیں۔ یہ عملی اصلاح کی راہ میں حائل ہوتے ہیں۔ بسا اوقات انسان کو بیوی بچوں کی تکالیف عملی طور پر ابتلاء میں ڈال دیتی ہے۔

س: عملی اصلاح میں درستگی کا حضور انور نے کیا طریق بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! ان کی درستی اس صورت میں ممکن ہے جب خدا تعالیٰ کی محبت ایسے مقام پر پہنچ جائے کہ اس محبت کی شدت کے مقابلے میں بیوی بچوں کی محبت اور اُن کے لئے پیدا ہونے والے جذبات معمولی حیثیت اختیار کرلیں۔ اور انسان اس کے اثرات سے آزاد، بالکل آزاد ہو جائے۔ اگر یہ نہیں تو عملی اصلاح بہت مشکل ہے۔

س: عملی اصلاح میں روک کا چھٹا سبب بیان کریں؟

ج: فرمایا! چھٹا سبب عملی اصلاح میں روک کا یہ ہے کہ انسان اپنی مستقل نگرانی نہیں رکھتا۔ یعنی عمل کا خیال ہر وقت رکھنا پڑتا ہے، تبھی عملی اصلاح ہوسکتی ہے۔ ہر کام کرتے وقت یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ اس کام کے نتائج نیک ہیں یا نہیں، اس کام کو کرنے کی مجھے اجازت ہے یا نہیں۔

س: حضور انور نے دیانت کے حوالہ سے دکانداروں کو کس بنیادی خلق کی طرف توجہ دلائی؟

ج: فرمایا! ایک دوکاندار ہے، اُس کے سامنے دیانت سے چلنے کا حکم کئی بار آتا ہے۔ ایک انجان گاہک آتا ہے تو اُسے کم معیار کی چیز دیتا ہے، یا قیمت زیادہ وصول کرتا ہے، یا اُس مقررہ قیمت پر کم وزن کی چیز دیتا ہے۔ بعض دفعہ گاہک کی سخت ضرورت اور مجبوری دیکھ کر اصل منافع سے کئی گنا زیادہ منافع کما لیا جاتا ہے۔ یہ تو ویسے بھی تجارت کے جو اخلاق ہیں اُن کے خلاف ہے لیکن دین حق تو اس کو سختی سے منع کرتا ہے۔

س: حضرت مصلح موعود نے منافع کے ضمن میں ربوہ کے دکانداروں کو کیا نصیحت فرمائی تھی؟

ج: حضرت مصلح موعود نے ربوہ کے دکانداروں کو یہ نصیحت کی تھی کہ تم منافع کم لو تو تمہارے پاس گاہک زیادہ آئیں گے۔

س: حضور انور نے تجارت میں برکت کے حصول کے ضمن میں احمدی دکانداروں کو کیا بنیادی ہدایت ارشاد فرمائی؟

ج: فرمایا! ہمارے احمدی دکاندار سوچیں اور اپنی اصلاح کی کوشش کریں۔ یہ جہاں بھی ہوں۔ ایک احمدی دوکاندار کا معیار ہمیشہ اچھا ہونا چاہئے، اُن کا وزن پورا ہونا چاہئے۔ منافع مناسب اور کم ہونا چاہئے۔ اس سے انشاء اللہ تعالیٰ تجارت میں برکت پڑتی ہے، کمی نہیں آتی۔

س: حضور انور نے کس مثال سے اعمال پر بار بار توجہ دینے کی اہمیت کے مضمون کو بیان کیا؟

ج: فرمایا! اعمال پر بار بار توجہ دینے کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی تیز رفتار گھوڑے پر سوار چلا جا رہا ہو لیکن بے احتیاطی سے اگر بیٹھے گا تو گھوڑا اُسے نیچے گرا دے گا۔ پس مؤمن کو بھی ہر وقت اپنے اعمال پر نگاہ رکھنی پڑے گی اور رکھنی چاہئے۔ لحہ بھر کے لئے بے احتیاطی اگر ہو جائے تو مؤمن کا جو معیار ہے، اُس سے وہ گر جائے گا اور اس کی اصلاح بھی نہیں ہوگی۔

س: پردہ کے چھٹ جانے کی وجوہات بیان کریں؟

ج: فرمایا! پردے اس لئے چھٹ رہے ہیں، کہ اس قرآنی حکم کی بار بار ذہن میں جگالی نہیں کی جاتی۔ نہ ہی گھروں میں اس کے ذکر ہوتے ہیں، پس عملی اصلاح کے لئے بار بار ذکر ہونا برائی کا ذکر ہونا اور نیکی کا ذکر ہونا ضروری ہے۔

س: اصلاح میں روک کا ساتواں سبب بیان کریں؟

ج: فرمایا! ساتواں سبب اعمال میں اصلاح میں روک کا یہ ہے کہ انسانی تعلقات اور رویے جو ہیں وہ حاوی ہو جاتے ہیں اور خشیت اللہ میں کمی آ جاتی ہے۔ بسا اوقات لالچ، دوستانہ تعلقات، رشتے داری، لڑائی، بغض اور کینے ان اعمال کے اچھے حصوں کو ظاہر نہیں ہونے دیتے۔ اعمال میں کمزوری اس وجہ سے ہوتی ہے کہ خشیت اللہ کا خانہ خالی ہو جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کے اس حکم کو سامنے رکھنا چاہئے کہ اپنے خلاف یا اپنے پیاروں اور والدین کے خلاف بھی تمہیں گواہی دینی پڑے تو دو اور سچائی کو ہمیشہ مقدم رکھو۔

س: عملی اصلاح میں روک کے آٹھویں سبب کو بیان کریں؟

ج: فرمایا! آٹھواں سبب عملی اصلاح میں روک کا یہ ہے کہ عمل کی اصلاح اُس وقت تک بہت مشکل ہے جب تک خاندان کی اصلاح نہ ہو۔ مثلاً دیانتداری اُس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتی یا اُس کا معیار قائم نہیں رہ سکتا، جب تک بیوی بچے بھی پورا تعاون نہیں کرتے۔ اگر گھر کا سربراہ کتنا ہی حلال مال کمانے والا ہو لیکن اگر اُس کی بیوی کسی ذریعہ سے بھی ہمسایوں کو لوٹتی ہے یا کسی اور ذریعہ سے کسی کو نقصان پہنچاتی ہے، مال غصب کرنے کی کوشش کرتی ہے یا اُس کا بیٹا رشوت کا مال گھر میں لاتا ہے تو اس گھر کی روزی حلال نہیں بن سکتی۔ خاص طور پر اُن گھروں میں جہاں سب گھر والے اکٹھے رہتے ہیں۔

س: حضور انور نے گھر کے سربراہ کو کیا بنیادی نصیحت بیان فرمائی؟

ج: فرمایا! خدا فرماتا ہے کہ نہ صرف اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ بلکہ اپنے اہل وعیال کو بھی جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ تمہارا صرف اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچانا کافی نہیں ہے، بلکہ دوسروں کو بھی بچانا فرض ہے۔ اگر دوسروں کو نہیں بچاؤ گے تو وہ تمہیں ایک دن لے ڈوبیں گے۔ اکثر اوقات بیوی بچوں کی طرف سے غفلت یا اُن کی تکلیف کا احساس یا بے جا لاڈ اپنی اور اپنے گھر والوں کی اصلاح میں روک بن جاتا ہے۔

س: حضور انور نے نیک اعمال کی مستقل عادت ڈالنے کے بارہ میں کیا تاکید فرمائی؟

ج: فرمایا! اگر ہم اپنے اعمال کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں تو اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ صرف کہہ دینے سے اصلاح نہیں ہوگی، اُن ذرائع کو اختیار کرنے کی ضرورت ہے جن کے ذریعہ سے اصلاح ممکن ہے۔

س: عمل کے میدان میں کامیابی کے حصول کے لئے کس چیز کی بنیادی ضرورت ہوتی ہے؟

ج: فرمایا! پس ضرورت ہے کہ عمل کے میدان میں کامیابی حاصل کریں۔ ضرورت ہے کہ وہ پانی جس سے ہم نے اس زمانے میں فیض پایا ہے، اُسے بکھرا نہ دیں، ضائع نہ کریں، بلکہ اُن نہروں میں سمیٹ لیں جو زمینوں کو سیراب کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں نہ کہ اُس پانی کی طرح جو ادھر اُدھر بہہ جاتا ہے۔ ہمیں اپنی حد بندیاں مقرر کرنی ہوں گی۔ اپنی عملی اصلاح کے لئے اپنے آپ پر کچھ پابندیاں لگانی ہوں گی تبھی ہم اپنے مقصد کو حاصل کرسکتے ہیں۔ ہم نے عقائد کی دیواروں کو مضبوط کرنے کے لئے بیشک قربانیاں دی ہیں۔ جان، مال، وقت کی قربانی دی ہے اور دے رہے ہیں لیکن اعمال کی دیواروں کی طرف اتنی توجہ نہیں ہوئی جو ہونی چاہئے۔

س: حضور انور نے اعمال کی اصلاح میں کس عہد پر کاربند ہونے کی طرف توجہ دلائی؟

ج: فرمایا! آج ہمیں عہد کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم اپنی ذاتی خواہشات کی قربانی بھی کریں گے، اپنے بیوی بچوں کی خواہشات کی قربانی بھی کریں گے اور ہر وہ قربانی کرنے کی بھرپور کوشش کریں جس سے ہماری عملی اصلاح کی دیواریں مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جائیں۔ نہ ہم غیروں سے اس تعلق میں پٹنے والے ہوں گے یا شرمندہ ہونے والے ہوں گے، نہ ہی ہمارے گھروں میں چور داخل ہوکر ہمیں نقصان پہنچاسکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مصائب ومشکلات میں صبر واستقامت

مکرم نصیر احمد شریف صاحب

انسانی زندگی میں مصائب ومشکلات کا آنا ایک لازمی امر ہے۔ آئے دن کوئی نہ کوئی مسئلہ ایسا کھڑا ہوجاتا ہے کہ جس سے انسان پریشان ہوجاتا ہے۔ ان تکالیف اور پریشانیوں کا مناسب رنگ میں سامنا کرنا ہی جوانمردی ہے۔ زندگی میں مشکلات میں صبر کرنا اور مشکل سے گھبرا کر واویلا نہ کرنا ہی اصل میں خلق عظیم ہے۔

جب ہم اپنے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ کی زندگی کے اوراق کو ان زاویوں سے دیکھتے ہیں۔ تو اس انسان کامل کو سب سے بڑھ کر اعلیٰ اخلاق پر قائم دیکھتے ہیں۔

صبر کا صحیح وقت

واضح رہے کہ صبر درحقیقت وہی ہوتا ہے جو صدمے کی ابتداء میں کیا جائے ورنہ انجام کار تو بڑے بڑے بے صبروں کو بھی صبر کرنا ہی پڑتا ہے۔ آخر انسان کب تک رودھو سکتا ہے۔ آخر تو اسے چپ ہونا ہی پڑتا ہے اس لئے صبر وہ خاموشی نہیں جو انسان آخر کار اختیار کرتا ہے بلکہ وہ برداشت اور ضبط ہے جو صدمے کی شدت کے وقت کیا جاتا ہے۔

حضرت انسؓ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے جو اپنے بچے (کی قبر) پر رو رہی تھی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ وہ عورت (رسول اللہؐ کو پہچانتی نہ تھی اس لئے اس نے آپؐ کے فرمان پر توجہ نہ دی اور) کہنے لگی آپؐ کو میری مصیبت کی کیا پرواہ جب حضور چلے گئے تو اس عورت سے کہا گیا کہ یہ تو رسول اللہ تھے اس پر (وہ عورت اتنی پریشان ہوئی گویا) یہ بات اس کو موت کی طرح کھا گئی۔ پھر وہ رسول اللہؐ کے دروازے پر آئی تو اس نے وہاں چوکیدار نہ پائے۔ اس نے عرض کیا کہ یارسولؐ اللہ میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ (اس لئے مجھ سے یہ گستاخی ہوگئی) آپؐ نے فرمایا صبر تو وہی ہے جو صدمے کی ابتداء میں ہو۔ (مسلم)

فقر وفاقہ میں صبر

انسان بے شمار دکھوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ان میں فقر وفاقہ کی تکلیف ایسی ہے کہ جو کہ بعض دفعہ ناقابل برداشت ہوسکتی ہے۔ پیٹ خالی ہو بھوک ستا رہی ہو تو انسان ایسے موقع پر کچھ بھی کہہ سکتا ہے۔ لیکن اس تکلیف دہ موقع پر آنحضرت ﷺ کا اسوہ حسنہ ملاحظہ فرمائیے۔

حضرت عبداللہؓ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا۔ جسے فقر و فاقہ آیا اور اس نے اسے لوگوں کے سامنے بیان کیا۔ تو اس کا فقر و فاقہ دور نہ ہوگا اور جسے فقر و فاقہ آیا اور اس نے اسے اللہ تعالیٰ کے آگے ہی بیان کیا تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے جلد یا کچھ دیر ٹھہر کر رزق عطا فرمادے گا۔ (ترمذی)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا مجھے خدا کی راہ میں اتنا ڈرایا گیا کہ کسی اور کو اتنا نہیں ڈرایا گیا اور مجھے خدا کی راہ میں اتنی اذیتیں دی گئیں کہ کسی اور کو اتنی نہیں دی گئیں۔ مجھ پر تیس راتیں اور تیس دن اس طرح گزرے کہ میرے اور بلالؓ کے لئے اتنا کھانا نہیں تھا جسے کوئی صاحب جگر (یعنی جاندار) کھائے سوائے اس تھوڑی سی شے کے جسے بلال کی بغل چھپا لیتی تھی۔ (ترمذی)

جسمانی بیماری پر صبر

انسانی زندگی میں بے شمار جسمانی تکالیف پیدا ہوجاتی ہیں۔ بعض لوگ ان تکالیف میں واویلا کرتے ہیں۔ بعض بیماری کو اچھے الفاظ میں یاد نہیں کرتے لیکن آنحضرت ﷺ آنے والی تکلیف کو خطائیں معاف ہوجانے کا ایک ذریعہ قرار دیتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ کے حضور میں بخار کا ذکر کیا گیا تو ایک شخص نے بخار کو گالی دی۔ اس پر رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ اسے گالی نہ دو۔ بے شک یہ گناہوں کو اس طرح صاف کردیتا ہے جیسے آگ لوہے کی میل کچیل کو صاف کردیتی ہے۔ (ابن ماجہ)

نبی کریم ﷺ طبعاً بہت صابر وشاکر طبیعت رکھتے تھے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی تھیں میں نے رسول اللہؐ کی آخری بیماری میں آپؐ کی تکلیف سے زیادہ کسی کی تکلیف نہیں دیکھی۔ (بخاری)

حضرت عبداللہؓ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ میں رسول کریمؐ کی خدمت میں آپ کی آخری بیماری میں حاضر ہوا۔ آپؐ سخت تکلیف میں تھے۔ میں نے آپؐ کو ہاتھ لگا کر عرض کیا کہ آپؐ تو بخار سے تپ رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ مجھ اکیلے کو تمہارے دو آدمیوں کے برابر سخت بخار کی تکلیف ہے۔ میں نے عرض کیا پھر آپؐ کو اجر بھی دہرا ملے گا۔ فرمایا ہاں پھر فرمانے لگے کہ ایک مسلمان کو جب تکلیف یا بیماری پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی خطائیں اس طرح معاف کردیتا ہے۔ جیسے درخت کے پتے گرتے ہیں۔ (بخاری)

اپنوں سے جدائی کا غم اور صبر

زندگی میں اس طرح بھی ہوتا ہے پیارے اور قریبی آنکھوں کے سامنے اس دنیا سے رخصت ہوجاتے ہیں۔ یہ ایسا موقع ہوتا ہے کہ شدت غم سے انسان اپنے حواس کھو بیٹھتا ہے۔ واویلا کرتا ہے طرح طرح کے بیہودہ، کلمات منہ سے نکالتا ہے اور مشرکانہ باتیں کرتا ہے۔ ہم قربان جائیں حضرت محمد ﷺ پر جنھوں نے ایسے موقعوں پر ہمارے لئے ایک عظیم الشان نمونہ چھوڑا۔ اولاد جو کہ سب سے زیادہ پیاری ہوتی ہے۔ اس کی جدائی بعض دفعہ ناقابل برداشت محسوس ہوتی ہے۔ آپؐ کے بچے فوت ہوئے خود کفن دفن کے انتظامات میں شامل ہوئے۔ آنکھیں نم ضرور تھیں لیکن کوئی شکوہ کوئی شکایت کوئی چیخ وپکار نہ تھی۔

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں آنحضرتؐ نے فرمایا آج مجھے ایک لڑکا عطا کیا گیا ہے۔ میں نے اس کا نام اپنے باپ ابراہیم کے نام پر رکھا۔ پھر آپؐ نے بچہ کو پرورش کے لئے ام سیف کے سپرد کیا جو کہ ایک لوہار ابوسیف نامی کی بیوی تھی۔ ایک روز آپؐ ام سیف کے گھر آئے میں بھی آپؐ کے ساتھ ہولیا۔ اس وقت ابوسیف بھٹی تپا رہا تھا اور گھر دھوئیں سے بھرا ہوا تھا۔ میں جلدی سے رسول اللہؐ سے پہلے وہاں پہنچ گیا اور ابوسیف سے کہا۔ بھٹی تپانا چھوڑ دو کیونکہ آنحضرتؐ تشریف لائے ہیں۔ چنانچہ وہ رک گیا۔ رسول اللہؐ اندر تشریف لائے اور بچے کو منگوایا۔ اپنے گلے لگایا اور بہت پیار کیا اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے موافق بہت دعائیں دیں۔ انسؓ کہتے ہیں کہ بعد میں جب ابراہیم بیمار ہوئے اور جان کندنی کی حالت ان پر طاری ہوئی تو میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا۔ بچہ آخری سانس لے رہا تھا۔ آپؐ کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ آپؐ نے فرمایا آنکھیں آنسو بہاتی ہیں دل غمگین ہے مگر ہم وہی کہیں گے۔ جس پر ہمارا رب راضی ہے۔ اے ابراہیم! ہم تیرے جانے کی وجہ سے غمگین ہیں۔
(مسلم کتاب الفضائل)

آنحضرتؐ نے بڑے بڑے مصائب پر صبر کیا ماں کی وفات پر۔ اپنے پیارے دادا اور چچا کی وفات پر۔ اپنی عزیز بیوی خدیجہؓ کی جدائی پر اپنے کئی بیٹوں اور بیٹیوں کی وفات پر جن کی گیارہ تک تعداد بیان کی گئی ہے۔ حضرت خدیجہؓ کے بطن سے آپؐ کی نرینہ اولاد قاسمؓ، طاہرؓ اور طیبؓ کم سنی میں اللہ کو پیارے ہوگئے اور آپؐ نے صبر کیا۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول کریمؐ کی دو بیٹیوں کے جنازہ میں شریک ہونے کا موقع ملا۔ رسول کریمؐ قبر کے پاس تشریف فرما تھے اور میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

حضرت عبداللہؓ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ کی صاحبزادی رقیہؓ فوت ہوئیں تو عورتیں رونے لگیں۔ پھر آپؐ نے عورتوں کو نصیحت فرمائی کہ تم شیطانی آوازوں (یعنی چیخ وپکار) سے اجتناب کرو۔ پھر فرمایا کہ بے شک ایسے صدمے میں آنکھ کا اشکبار ہوجانا اور دل غمگین ہونا تو اللہ کی طرف سے ہے جو دل کی نرمی اور طبعی محبت کا نتیجہ ہے۔ ہاتھ اور زبان سے ماتم شیطانی فعل ہے۔
(مسند احمد)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''اہل اللہ کے دو ہی کام ہوتے ہیں۔ جب کسی بلا کے آثار دیکھتے ہیں تو دعا کرتے ہیں لیکن جب دیکھتے ہیں قضا وقدر اس طرح پر ہے تو صبر کرتے ہیں۔ جیسے آنحضرتؐ نے اپنے بچوں کی وفات پر صبر کیا جن میں ایک بچہ ابراہیم بھی تھا۔''
(ملفوظات جلد 2 صفحہ 297)

فرمایا ''آنحضرتؐ کے گیارہ بچے مرے تھے آپ نے جو ثبات قدم اور رضا بالقضا کا کامل نمونہ دکھایا کسی اور کی زندگی میں کہاں ملتا ہے۔''
(ملفوظات جلد 2 صفحہ 289)

جذباتی صدمات پر صبر

خدا کے انبیاء کو دنیا کے بھولے بھٹکے لوگوں تک خدا کا پیغام پہنچانے میں بہت سارے مصائب کا سامنا اور یہاں تک کہ اپنی اولاد کے جذباتی صدمات بھی برداشت کرنا پڑتے ہیں۔

کفار مکہ نے رسول اللہؐ کو اذیت دینے کے لئے جو مختلف طریق آزمائے وہ نہایت ظالمانہ شرمناک اور انسانیت سوز تھے۔ مگر یہ تمام حربے رسول اللہؐ کے پائے ثبات میں کوئی لغزش پیدا نہ کرسکے ایک ہتھکنڈا دشمن نے یہ آزمانا چاہا کہ رسول اللہؐ کی بیٹیوں کو جن کے نکاح قریش میں ہوچکے تھے طلاق دلوائی جائے۔ چنانچہ سب سے پہلے انہوں نے عتبہ بن ابولہب کو اس پر آمادہ کیا جس نے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی حضرت رقیہؓ کو طلاق دے دی۔ (ابن ہشام)

ابولہب کے دوسرے بیٹے عتیبہ کا نکاح رسول اللہؐ کی بیٹی ام کلثوم سے ہوا تھا۔ ابولہب نے اس پر

بھی دباؤ ڈال کر طلاق دلوادی۔ (ابن سعد)

آنحضرتؐ نے اس جذباتی صدمہ پر جو کہ بیٹیوں کا شدید صدمہ تھا۔ نہایت صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔

حضرت زینبؓ جب ہجرت کر کے مدینہ جانے کے لئے اونٹ پر سوار ہوکر روانہ ہوئیں۔ ساتھ میں ان کے دیور کنانہ بن ربیع بھی تھے۔ چونکہ کفار مکہ سے خوف تھا کہ کہیں تنگ نہ کریں۔ اس لئے آپؓ کے دیور نے اپنے ساتھ ترکش اور کمان بھی ساتھ رکھ لیا۔ جب روانہ ہوئیں اور یہ بات کفار کو پتہ چلی تو قریش میں کھلبلی مچ گئی اور اہل مکہ ان کے پیچھے نکلے اور مکہ سے باہر ایک جگہ ذی طویٰ میں ان دونوں کو گھیر لیا۔ اس جماعت میں ایک شخص ھبار بن اسود نامی تھا۔ اس نے اور ایک دوسرے شخص نے نیزہ سے حضرت زینبؓ پر حملہ کیا وہ کھڑے اونٹ سے زمین پر گر پڑیں اور بہت زور کی چوٹ ان کے پیٹ کے اندر تک لگی۔ بہت خون نکلا۔ اس پر ان کے دیور نے اپنے ترکش سے تیر نکالا اور کہا اب جو کوئی میرے قریب آئے گا وہ تیر کھائے گا۔ کفار مکہ تھوڑی دیر میں ادھر ادھر ہو گئے۔ ...... حضرت زینبؓ کو اتنی زور سے چوٹ لگی تھی کہ اس کے بعد وہ چند سال زندہ رہیں جب تک وہ زندہ رہیں وہ اس چوٹ کی وجہ سے بیمار رہیں۔ جب رسول کریمؐ کو اس بات کا پتہ چلا تو آنحضورﷺ بہت افسردہ ہوئے آپؐ نے فرمایا:

''یہ میری سب سے اچھی بچی تھی جو میری محبت میں ستائی گئی۔''

حضرت زینب کی وفات، ہجرت کے وقت لگنے والے زخم کی وجہ سے ہوئی۔ آپؓ کی وفات پر آنحضرتﷺ کے چہرے سے غم اور دکھ کے آثار نظر آتے تھے۔ رسول کریمؐ نے حضرت زینبؓ اور ان کی تکالیف کو یاد کیا۔ تو خدا سے دعا مانگی ''اے خدا! تو زینب کی مشکلات کو آسان کر اور اس کی قبر کی تنگی کو کشادگی میں بدل دے۔''

مخالفین کی تکالیف پر صبر

ایک شخص نے آپؐ کی چادر کو پکڑ کر اس کو بل دے کر آپ کا گلا گھوٹنے لگا۔ حضرت ابوبکرؓ آڑے آئے۔ اس شخص کو پیچھے ہٹایا اور روتے ہوئے کہا ''تم ایک شخص کو اس لئے قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔'' آپؐ کو آزادی کے ساتھ عبادت کرنے کی بھی اجازت نہ تھی اس پر بھی مخالف آپ کے راستے میں رکاوٹ ڈالتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی پاکؐ بیت اللہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے ایک بدبخت شخص نے جب کہ آپؐ سجدہ کی حالت میں تھے اونٹنی کی بچہ دانی آپ کے کندھوں پر رکھ دی۔ حضور سجدہ میں پڑے تھے سر نہ اٹھا سکتے تھے۔ یہاں تک کہ حضرت فاطمہؓ آئیں۔ انہوں نے آپ کی پشت سے گند ہٹایا اور آپ نے سر اٹھایا۔

حضرت انسؓ بن مالک بیان کرتے ہیں کہ میں رسول خداﷺ کے ساتھ چل رہا تھا۔ آپؐ ایک موٹے حاشیے والی نجرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ ایک عربی آپ کے پاس آیا اور آپ کی چادر سے آپ کو بڑے زور سے کھینچا۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ اس کے بہت زیادہ کھینچنے کے باعث رسول خداﷺ کے شانے کی ایک طرف چادر کے کنارے سے نشان پڑ گیا۔ پھر اس اعرابی نے کہا کہ مجھے اللہ کے اس مال میں سے دلایئے جو آپ کے پاس ہے۔ اس پر آنحضورؐ اس کی طرف متوجہ ہوئے (اور نہ صرف یہ کہ آپ نے اسے اس کی بے ادبی پر ڈانٹا نہیں بلکہ) آپؐ ہنس پڑے اور کچھ دیئے جانے کا حکم فرمایا۔ (بخاری)

حضرت جابرؓ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں ہم ہم نجد کے غزوہ میں رسول خداؐ کے ساتھ تھے۔ جب دوپہر کا وقت آیا۔ تو آنحضورؐ ایک ایسی وادی میں تھے جہاں کانٹے دار درخت بہت تھے۔ پس آنحضورؐ ایک درخت کے نیچے اترے اور اس کے سائے میں آرام فرمانے لگے اور اپنی تلوار لٹکا دی۔ لوگ بھی ادھر ادھر متفرق ہو کر درختوں کے نیچے سائے میں آرام کرنے لگے۔ ہم اسی حالت میں تھے تو رسول خداؐ نے ہمیں پکارا۔ ہم آئے تو دیکھا کہ ایک بدو آنحضورؐ کے سامنے بیٹھا ہے۔ آنحضورؐ نے بتایا کہ میں سو رہا تھا کہ یہ میرے پاس آیا میری تلوار میرے اوپر سونت لی۔ میں جاگا تو یہ ننگی تلوار سونتے میرے سر پر کھڑا تھا۔ یہ کہنے لگا آپ کو مجھ سے کون بچائے گا۔ میں نے کہا اللہ۔ تو اس نے تلوار کو نیام میں کر لیا پھر بیٹھ گیا۔ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں آنحضورؐ نے اس شخص کو کوئی سزا نہ دی۔ (حالانکہ وہ حضور کی جان لینے کے لئے آیا تھا)

(بخاری)

طائف کا مشہور واقعہ آنحضرتؐ کی سیرت میں نظر آتا ہے۔ جب آپ تبلیغ کے لئے طائف تشریف لے جاتے ہیں۔ پھر ان ظالموں کا آنحضرتؐ کے ساتھ سلوک اور پھر آنحضرتؐ کا ان کے ساتھ رویہ......۔

روایات میں آتا ہے کہ آنحضرتؐ زید بن حارثہ کے ساتھ طائف تشریف لے گئے۔ وہاں آپ نے دس دن قیام فرمایا اور شہر کے بہت سے رؤساء سے یکے بعد دیگرے ملاقات کی۔ مگر اس شہر کی قسمت میں بھی مکہ کی طرح اس وقت اسلام لانا مقدر نہ تھا۔ چنانچہ سب نے انکار کیا بلکہ ہنسی اڑائی۔ آخر آپؐ طائف کے رئیس اعظم عبد یالیل کے پاس جا کر اسلام کی دعوت دی۔ مگر اس نے بھی صاف انکار کر دیا۔ بلکہ تمسخر کے رنگ میں کہا کہ ''اگر آپ سچے ہیں تو آپ کے ساتھ مجھے گفتگو کی مجال نہیں اور اگر جھوٹے ہیں تو گفتگو لاحاصل

باقی صفحہ 5

پاکستان میں واپسی اور ربوہ کی پاکیزہ یادیں

مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی

خاکسار نے 1961ء میں ایم بی بی ایس کا امتحان پاس کیا اور میو ہسپتال میں ہاؤس جاب کے بعد انگلستان مزید تعلیم کیلئے چلا گیا۔ وہاں پر لندن سے DCH جو بچوں کی بیماریوں کا ڈپلومہ ہوتا ہے کرنے کے بعد ایڈنبرا سے کارڈیالوجی میں MRCP 1968ء میں پاس کیا۔ اس دوران میں اپنی تربیت کے سال پورے کر کے کنسلٹنٹ کے طور پر کام کرنے کے قابل ہو چکا تھا۔ MRCP کرنے کے بعد میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں تحریر کیا کہ اب جبکہ میری تربیت پوری ہوگئی ہے میں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں خدمت کرنے کا خواہشمند ہوں۔ اگر حضور ارشاد فرمائیں تو آجاؤں گا۔ حضور نے کچھ مزید ٹریننگ حاصل کرنے کے بعد آنے کا ارشاد فرمایا۔

انگلستان سے واپسی کیلئے بہت سے انتظامات کرنے ضروری تھے۔ میری واپسی انگلستان میں آٹھ سال کے قیام کے بعد ہو رہی تھی اور اس وقت میرے دو چھوٹے چھوٹے بچے تھے۔ پاکستان میں میرے والد کا گھر لاہور میں تھا اور مجھے ربوہ میں قیام کرنا تھا۔ میں نے اپنا تمام سامان بڑے بڑے جہازی بکسوں میں بند کیا اور جہازوں کی کمپنیوں سے رابطہ کر کے ان کو کراچی بذریعہ بحری جہاز بھجوانے کا انتظام کیا۔ میں چاہتا تھا کہ اپنے ساتھ ایک موٹر کار پاکستان لے کر جاؤں تاکہ نقل و حمل میں سہولت رہے۔ لیکن جب میں نے اپنی جمع پونجی کا جائزہ لیا تو پتہ چلا کہ میرے پاس کار خرید کر پاکستان لے جانے کا سرمایہ نہیں ہے تو میں نے کار لینے کا ارادہ ترک کر دیا اور اس کی جگہ دل ٹیسٹ کرنے کی ای سی جی مشین خرید لی تاکہ میں وہ پاکستان لے آؤں اور وہ مجھے مریضوں کے معائنہ میں مدد دے سکے چنانچہ یہ بہت عمدہ فیصلہ رہا اور یہ مشین میرے بہت کام آئی۔ ہمارا بہت سا سامان بحری جہاز کے ذریعہ سے پہلے ہی روانہ ہوگیا اور میں اور میرے بیوی بچے ہوائی جہاز کے ذریعہ سے کراچی پہنچے۔

اس زمانے میں میرے خسر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب کراچی میں مربی تھے وہ ہمارے استقبال کے لئے ہوائی اڈے پر تشریف لائے اور ان احباب کی مدد سے امیگریشن کے مشکل مراحل آسان ہوگئے۔ وہ رمضان کا مہینہ تھا اور قرآن کریم کی درس تدریس کا سلسلہ جاری تھا۔ اس پاکیزہ روحانی ماحول سے دل کو بہت سکون حاصل ہوا۔ کچھ دن کراچی میں قیام کے بعد ہم لاہور کے لئے روانہ ہوئے جہاں میرے والدین کا گھر تھا اور پھر جلد ہی وہاں سے ریل گاڑی کے ذریعہ سے علی الصبح ربوہ کے ریلوے سٹیشن پر اترے اور وہاں سے سیدھے اپنی اہلیہ کے چچا جان مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب کے گھر اپنی بیوی بچوں کو چھوڑ کر پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر پہنچا اور اپنی آمد کی اطلاع حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو بھجوائی۔ حضور نے ازراہ شفقت ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔ اپنی خوشی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ میں نے آپ کی رہائش کے لئے انجمن کے ایک سینئر کوارٹر کا انتظام کر کے رکھا ہوا ہے اور آپ جا کر ناظر صاحب امور عامہ سے مل لیں۔ (جو اس وقت حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب تھے) اور اپنے کوارٹر کی چابی لے لیں۔ چنانچہ خاکسار اسی وقت جا کر ناظر صاحب سے ملا انہوں نے اپنے دفتر کے ایک کارکن کو چابی دے کر میرے ہمراہ بھجوادیا اور انہوں نے وہ کوارٹر میرے حوالے کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے اس احسان پر میرا دل شکر اور حمد کے جذبات سے پر تھا جس نے آنے کے ساتھ ہی ہماری رہائش کا بندوبست کر دیا۔ اس گھر میں ہم سولہ سال تک مقیم رہے جب تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنا ذاتی رہائشی مکان بنانے کی توفیق عطا فرمادی۔

یہ بہت بڑا مکان تھا اور اس میں مجھ سے پہلے مکرم مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ اپنے خاندان کے ساتھ رہائش پذیر تھے لیکن وہ اپنا ذاتی مکان بنانے کے بعد رہائش کے لئے وہاں سے تشریف لے گئے اور یہ مکان خالی ہو گیا۔ انگلستان سے ہمارا سامان ابھی پہنچا نہیں تھا۔ میں بازار سے دو نواڑی پلنگ خرید کر لایا تاکہ سونے کا انتظام ہو سکے بستروں کا انتظام بھی کیا۔ والد صاحب نے اپنے گھر کے کچھ برتن ہمیں استعمال کے لئے دے دئے۔ میٹھا پانی اور سوئی گیس لگ چکی تھی لیکن باورچی خانہ گھر سے باہر نوکروں کے کمروں کے ساتھ ملحق تھا۔ بہرحال ہم نے اس مکان میں رہنا شروع کر دیا اور ہسپتال میں ڈیوٹی سنبھال لی۔ جلسہ سالانہ کی آمد آمد تھی اور ہسپتال میں کام تیزی سے بڑھ رہا تھا۔ میری اہلیہ نے بڑی محنت سے گھر کو ترتیب دیا اور جلد ہی جلسہ کے مہمانوں کی آمد شروع ہوگئی۔ اس سال ہمیں پہلی دفعہ اتنے سارے مہمانوں کی تواضع کا تجربہ ہوا۔ میں تو اکثر ہسپتال میں مریضوں کے ساتھ ہی

مصروف رہتا تھا اس لئے مہمان نوازی کا سارا کام میری اہلیہ پر ہی پڑ گیا۔ نئے ملک اور نئے ماحول میں کاموں کا کوئی تجربہ بھی نہیں تھا لیکن انہوں نے بہت ہمت سے ہر کام کو تن تنہا ہی سنبھالا۔ پہلے تو ایک ایک کر کے بچے بیمار ہوئے اور آخر کار میری اہلیہ شدید بیماری کا شکار ہو گئیں یہاں تک کہ ان کی جان کے لالے پڑ گئے۔ تشخیص اور علاج کے سلسلے میں مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے بہت مدد کی اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے اور ان کے درجات کو بلند کرے۔ چنانچہ کافی لمبے علاج اور حضور کی خصوصی دعاؤں کے بعد ان کو افاقہ ہونا شروع ہوا اور بالآخر مکمل شفا ہو گئی۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک بیماری کے دوران ایک دفعہ اپنے والدین کے گھر کراچی بھی گئیں اور کچھ دن رہ کر واپس آ گئیں۔ کچھ عرصے کے بعد میرے خسر صاحب کا ٹرانسفر بھی کراچی سے ربوہ ہو گیا اور وہ بھی ہمارے ساتھ ہی اسی مکان میں رہائش پذیر ہو گئے۔ میری اہلیہ کی اس لمبی بیماری کی کچھ پیچیدگیوں کے پیش نظر کچھ عرصہ کے لئے ہم دعا، استخارہ اور حضور کی اجازت کے بعد واپس انگلستان چلے گئے۔

ربوہ کے شب و روز بہت مسرور کن تھے۔ بیت مبارک ہمارے گھر کے بالکل سامنے تھی۔ پانچوں نمازیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے پیچھے باجماعت پڑھنے کی توفیق ملتی تھی۔ ربوہ میں رہنے والے اکثر بزرگ یہیں نمازیں ادا کیا کرتے تھے۔ ایک جمعہ کی نماز میں میرے ساتھ حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب نماز ادا کرنے میں مصروف تھے۔ ان کی قربت میں نماز ادا کرنے کا بہت لطف آیا۔ حضرت مولانا ابوالعطاء جالندھری صاحب اکثر فجر کی نماز کے بعد اپنے کوارٹر میں لے جاتے اور صبح صبح چائے کی پیالی سے تواضع فرماتے۔ ان کے کوارٹر کا پانی ابھی نمکین تھا اور اسی کو ابال کر چائے بنائی جاتی تھی۔ مجھے اندازہ ہوا کہ ہمارے بزرگوں نے ربوہ میں رہائش کے ابتدائی ایام میں کس قدر تکالیف ہنسی خوشی سے برداشت کیں۔ حضرت مسیح موعود کے بہت سے رفقاء ابھی زندہ تھے اور وقتاً فوقتاً مجھے ملتے رہتے تھے اور ان کے علاج اور خدمت کی توفیق بھی ملتی تھی۔ حضرت عبداللہ بھٹی صاحب 313 رفقاء میں سے ایک تھے۔ حضرت صوفی غلام محمد صاحب بھی نزدیک ہی رہتے تھے۔ ہمارے پڑوس میں حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کا کوارٹر تھا جس میں ان کے صاحبزادے ڈاکٹر محمد احمد صاحب رہتے تھے۔ ایک طرف حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب کا کوارٹر تھا جس میں ان کی بیوی اپنے بچوں کے ساتھ رہتی تھیں۔ دوسری طرف صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب رہائش پذیر تھے۔ اسی مکان میں ان سے پہلے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رہا کرتے تھے۔ کچھ فاصلے پر اسی بلاک میں حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب، حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس اور حضرت فتح محمد سیال صاحب کے کوارٹر تھے جہاں ان کی وفات کے بعد ان کے اہل و عیال مقیم تھے۔

خاکسار سے مشورہ کرنے کے لئے بہت سے مریض بھی آیا کرتے تھے اور محلے پڑوس کے بیمار بھی کبھی کبھی دروازہ کھڑکا دیتے تھے۔ ان کی آمد کی وجہ سے قرب و جوار میں ایک گہما گہمی رہتی تھی۔ اس کو پڑوسی بڑے تحمل سے برداشت کرتے تھے۔ مجھے ربوہ کے رہنے والے بہت ہی اچھے اخلاق کے مالک نظر آئے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ خدا کی خاطر اپنی زندگیوں کو قربان کرنے والے اور قسم قسم کی تکالیف ہنسی خوشی برداشت کرنے والے یہ لوگ وہی تھے جن کی اولادیں آج نصف صدی سے بھی کم عرصہ گزرنے کے بعد دنیا کے ہر براعظم میں پھیل کر دین کی خدمت میں مصروف ہیں اور معاشی اعتبار سے طاقتور ہو چکی ہیں۔

ہسپتال جہاں میں کام کرتا تھا چھوٹا سا تھا لیکن مریضوں سے بھرا رہتا تھا۔ اکثر مریض غریب اور دیہاتی ہوتے تھے۔ اپنے شدید بیمار مریضوں کو چارپائیوں پر آدھے گاؤں کے افراد کے ہمراہ اٹھا کر لاتے تھے اور ہسپتال کے اردگرد ڈیرہ جما لیتے تھے۔ انسانی ہمدردی اور بھائی چارے کا یہ بھی ایک نمونہ تھا۔ مریض ہسپتال میں داخل ہو جاتا تھا اور اس کے لواحقین باہر بیٹھے رہتے تھے وہیں کھاتے پیتے تھے وہیں سوتے تھے۔ غرض اپنے مریض کی ہمدردی میں تمام لوگ وقف رہتے تھے۔ ہسپتال والے بھی ان کی اس عادت سے واقف تھے اور انہیں کچھ نہیں کہتے تھے بلکہ بڑے تحمل کے ساتھ انہیں برداشت کرتے تھے۔ کچھ دن کے بعد ان کا مریض تندرست ہو جاتا تھا تو ہنسی خوشی واپس جاتے اور ڈاکٹر کے لئے بڑی محبت سے دودھ یا چند انڈے پیش کر دیتے تھے۔

مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ہسپتال کے انچارج تھے۔ تشخیص میں یدطولیٰ رکھتے تھے۔ مریضوں اور غریبوں کی ہمدردی دل میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اس زمانے میں ہر طرف تنگدستی کا عالم تھا بعض دوائیں مہنگی اور غریبوں کی دسترس سے باہر ہوتی تھیں۔ میاں صاحب مریضوں کی ضروریات سے خوب واقف ہوتے تھے اور کوشش سے ہر ممکن علاج مریضوں کو فراہم کرنے کی پوری کوشش فرماتے تھے۔ میں تو خیر انگلستان سے سیدھا ربوہ آیا تھا۔ اُس ملک میں تمام غریبوں کا علاج مفت ہوتا تھا اور ڈاکٹر پوری کوشش اور محنت سے دن رات ایک کر کے مریضوں کا علاج کیا کرتے تھے۔ لیکن ربوہ آ کر باوجود مالی اعتبار سے بے حد تفاوت کے مجھے کبھی کسی مریض کو صحیح علاج فراہم کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہوئی۔ تپ دق کا مرض عام تھا جیسا کہ اب بھی ہے لیکن اس ہسپتال میں اس کا علاج صحیح اور سائنٹفک خطوط پر کیا جاتا تھا۔ خون اور بلغم ٹسٹ کرنے اور ایکسرے کرنے کا بہترین انتظام تھا جو باقاعدگی سے ہوتا تھا۔ مریض کو مستقل زیرنظر رکھا جاتا مناسب دوائیں دی جاتیں اور تندرست ہونے کے بعد ہی کلینک سے فارغ کیا جاتا تھا جس میں بعض اوقات کئی مہینے لگ جاتے تھے۔ اکثر مریضوں کا علاج مفت ہوتا تھا۔ میں نے اس بیماری کا علاج انگلستان میں ٹی بی سینیٹوریم میں تربیت کے دوران سیکھا تھا اور اس تربیت سے مجھے یہاں پہنچنے کے بعد بہت فائدہ ہوا۔ کچھ ہی عرصہ کے بعد ربوہ سے اس بیماری کا خاتمہ ہو گیا اور اس بیماری کے مریض جو باہر کے علاقوں سے آیا کرتے تھے وہی فائدہ اٹھاتے رہے۔ میاں صاحب نے غریب مریضوں کی ہمدردی میں جماعت کے افراد کو تحریک کی اور ان کے علاج کے لئے ایک مستقل فنڈ قائم کیا جو آج تک جاری ہے۔

ربوہ میں جلسوں اجتماعات اور نعتیہ مشاعروں کا بھی خوب رنگ تھا۔ جماعت کے زیادہ بزرگ علماء ان جلسوں میں تقاریر فرماتے تھے اور ازدیاد علم کا باعث بنتے تھے۔ اجتماعات میں حضرت خلیفۃ المسیح بنفسِ نفیس شرکت فرماتے اور اپنے ارشادات سے نوازتے تھے۔ ماحول روح پرور ہوتا ہر طرف درود و سلام کی آوازیں اور آہ و زاری سے دعائیں کی جاتیں۔ کالج اور سکول ابھی جماعت کی تحویل میں ہی تھے وہاں بھی بہت عمدہ محفلیں ہوا کرتیں اور سب ربوہ والے اس میں مدعو ہوتے۔ کھانے سادہ اور لذیذ۔ زمین پر دسترخوان بچھا کر مٹی کے برتنوں میں کھائے جاتے اور تمام چھوٹے بڑے ان میں شامل ہوتے۔ موٹریں چند تھیں اور گلیاں اور سڑکیں کچی۔ چند تانگے شہر کے رہنے والوں کے لئے نقل و حمل کی ضروریات کو پورا کرتے۔ مریضوں کے لئے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا بہت دشوار ہوتا تھا۔ اس لئے ان کی سہولت کے لئے مریضوں کو گھروں میں ہی دیکھنے کا رواج رنگ پکڑ گیا۔

آندھی آتی تو دھول مٹی تمام فضا میں پھیل جاتی۔ بارش ہوتی تو کیچڑ ہی کیچڑ راستوں میں ہوتی اور چلنا پھرنا بھی دشوار ہو جاتا۔ لیکن کوئی دشواری یا دقت لوگوں کو دل برداشتہ نہیں کرتی تھی کیونکہ سب ہی لوگ درویش صفت اور خدا پرست تھے۔

چند دکانیں تھیں دو تین بازار تھے۔ چیزیں خالص اور ملاوٹ سے پاک ہوتی تھیں۔ دودھ سبزیاں وغیرہ باہر کے علاقوں سے لائی جاتی تھیں نزدیک کے شہر چنیوٹ میں اکثر منڈیاں تھیں وہاں پر بہت سے لوگ رہائش بھی رکھتے تھے اور سودا سلف بھی خریدتے تھے۔ ایک دو بیکریاں ربوہ میں بھی تھیں۔ شامی کباب بھی ملتے تھے اور اچھے خوش ذائقہ ہوتے تھے۔ میرا کمسن بیٹا جو ابھی بولنا سیکھ رہا تھا اس دکان پر جاتا اور کہتا 'باب والے ہمیں باب دے دو'، کباب والا مسکرا کر بچے کو سودا دے دیتا۔ غرض خوب زمانہ تھا۔

بقیہ صفحہ 4

اور پھر اس خیال سے کہ کہیں آپ کی باتوں کا شہر کے نوجوانوں پر اثر نہ ہو جائے آپؐ سے کہنے لگا بہتر ہوگا کہ آپ یہاں سے چلے جائیں کیونکہ یہاں کوئی شخص آپؐ کی بات سننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اس کے بعد اس بدبخت نے شہر کے آوارہ آدمی آپؐ کے پیچھے چھوڑ دیے۔ جب آنحضرتؐ شہر سے نکلے تو یہ لوگ شور کرتے ہوئے آپؐ کے پیچھے ہو لئے اور آپؐ پر پتھر برسانے شروع کئے۔ جس سے آپؐ کا سارا بدن خون سے تربتر ہو گیا۔ برابر تین میل تک یہ لوگ آپؐ کو گالیاں دیتے اور پتھر برساتے چلے آئے۔''

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب صفحہ 182)

حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے آنحضرتؐ سے دریافت کیا کہ آپؐ کو کبھی جنگ احد والے دن سے بھی زیادہ تکلیف پہنچی ہے؟ آپؐ نے فرمایا ''عائشہ! تیری قوم کی طرف سے مجھے بڑی بڑی سخت گھڑیاں دیکھنی پڑی ہیں۔'' اور پھر آپؐ نے طائف کے حالات سنائے اور فرمایا کہ اس سفر سے واپسی پر میرے پاس پہاڑوں کا فرشتہ آیا اور کہنے لگا کہ مجھے خدا نے آپؐ کے پاس بھیجا ہے کہ ارشاد ہو تو میں یہ پہلو کے دونوں پہاڑ ان لوگوں پر پیوست کر کے اس کا خاتمہ کر دوں۔'' آپؐ نے فرمایا نہیں نہیں مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ انہی لوگوں میں سے وہ لوگ پیدا کر دے گا۔ جو خدائے واحد کی پرستش کریں گے۔''

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے صفحہ 184)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھو کہ آپ کی مکی زندگی میں کس قدر دکھ اٹھانے پڑے۔ طائف میں جب آپؐ گئے تو اس قدر آپؐ کے پتھر مارے کہ خون جاری ہو گیا۔ تب آپؐ نے فرمایا کہ کیسا وقت ہے میں کلام کرتا ہوں لوگ منہ پھیر لیتے ہیں اور کہا کہ اے میرے رب! میں دکھ پر صبر کروں گا جب تک تو راضی ہو جائے۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 298)

مکرم رانا عبدالرزاق خان صاحب

محترم حافظ عبدالکریم خان صاحب خوشاب

آپ کی کوششوں اور قربانیوں سے خوشاب میں احمدیت پھیلی اور بیت الذکر تعمیر ہوئی

خوشاب شہر میں احمدیت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے زمانہ میں ہی بذریعہ اشتہارات پہنچ گئی۔ اسی زمانہ میں خوشاب کے بعض بزرگان نے احمدیت قبول کی ان میں حضرت مولوی فضل الدین صاحب میاں حاجی وریام صاحب اور حضرت حبیب شاہ صاحب کا ذکر حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب انجام آتھم میں 313 رفقاء کی فہرست میں کیا ہے۔ ان کے علاوہ بھی بہت سے بزرگان نے دستی اور تحریری بیعت کی۔ مولوی فضل الدین صاحب آہیرانوالی مسجد کے امام تھے ان کی وفات کے کچھ عرصہ بعد حافظ عبدالکریم خان صاحب امام بنے۔ انہوں نے احمدیت کو دل سے قبول کرلیا لیکن اس کا اظہار نہ کیا۔ 1931ء میں مردم شماری کے موقع پر حافظ عبدالکریم خان صاحب مع اپنے 73 مقتدیوں کے احمدیت میں داخل ہوگئے۔ اسی سال حضرت فضل عمر نے اپنے خطاب میں اس خوشی کا اعلان کیا تھا کہ ایک امام مع اپنے 73 مقتدیوں کے احمدی ہوگیا ہے۔ اس تعداد میں بچے بھی شامل تھے۔ اس کا ذکر الفضل 18 جون 1931ء میں بھی ہے۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ خوشاب پر مختلف دور آئے۔ 1932ء میں احمدیوں کو آہیرانوالی بیت الذکر سے نکال دیا گیا۔

آہیرانوالی بیت سے احمدیوں کا اخراج اور ان کی مخالفت

آہیرانولی مسجد کے امام فضل الدین صاحب تھے آپ کی وفات 1908ء میں ہوئی پھر حبیب شاہ صاحب بھی اس مسجد کے امام رہے۔ حبیب شاہ صاحب نے 1929ء میں وفات پائی۔ حبیب شاہ صاحب کے بڑھاپے کے دوران حافظ عبدالکریم صاحب ولد فتح الدین صاحب بھی امام رہے۔ جماعت احمدیہ کے یہ افراد آہیرانوالی مسجد میں نماز پڑھتے رہے۔

14 فروری 1931ء میں لوگوں کی طرف سے احمدیت کی مخالفت شروع ہوگئی، 20 فروری 1931ء کو عیدالفطر کا دن تھا مخالفت کا اتنا زور تھا کہ اسی دن مخالف لوگوں نے کہا کہ وہ مرزائیوں کو اس مسجد میں نماز نہیں پڑھنے دیں گے۔

آہیر قوم میں سے ملک کبیر خان صاحب احمدیت کے لئے نرم گوشہ اور ہمدردی کا جذبہ رکھتے تھے۔ جب بھی مخالف فساد کے لئے آمادہ ہوتے تھے وہ جماعت کی حمایت کرتے۔ عیدالفطر کے موقع پر انہیں اطلاع ملی کہ آہیرانوالے ڈیرہ پر سب مخالف اکٹھے ہیں۔ ملک کبیر خان خود ان کے پاس چلے گئے ان کو پہلے پیار سے سمجھایا کہ احمدیوں کو مسجد میں نماز پڑھنے دیں لیکن وہ نہ مانے آخر ان کو ڈرایا دھمکایا کہ احمدیوں نے تھانہ میں خبر دے دی ہے کہ تم نے ان کو روکا تو پولیس تم سب کو پکڑ کے لے جائے گی۔ ملک کبیر خان نے جماعت احمدیہ کے لوگوں کو پہلے کہہ دیا تھا کہ تم اپنے احمدی احباب کو جلدی بیت الذکر میں جمع کرلو چنانچہ سب احمدی بیت الذکر میں جمع ہوئے۔ ان دنوں حضرت سید عزیز اللہ شاہ صاحب برادر حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب خوشاب میں جنگل کے داروغہ تھے اسی طرح ملک گل محمد صاحب احمدی بھی اس وقت ایس ڈی او کے ریڈر تھے ملک کبیر خان صاحب نے سب لوگوں کو اور اپنے خاندان کے لوگوں کو غیر احمدیوں کی عیدگاہ کی طرف عید کی نماز پڑھنے کے لئے بھیج دیا اور خود ملک صاحب مسجد میں آگئے (اس وقت مسجد آہیرانوالی احمدی اور غیر احمدیوں کی مشترکہ تھی) چنانچہ مولوی عبدالکریم خان صاحب ولد فتح الدین صاحب نے مسجد آہیرانوالی میں عیدالفطر کا خطبہ دیا اور نماز پڑھائی۔

فروری 1932ء میں مولوی عبدالقادر صاحب قادیان سے تشریف لائے انہوں نے اللہ دتہ ولد جیون کے گھر جمعہ پڑھایا۔ افراد جماعت احمدیہ خوشاب نے فروری 1932ء اکٹھے ہوکر مشورہ کیا کہ ہمیں اپنی بیت الذکر کے لئے کوئی جگہ تجویز کرنی چاہئے تو اللہ دتہ ولد جیون نے کہا کہ وہ 2 مرلے زمین بیت الذکر کے لئے اپنے مکان سے دے سکتا ہے۔ حافظ عبدالکریم صاحب نے کہا کہ میں بیت الذکر کے لئے اس سے زیادہ جگہ دوں گا اور وہ آہیروں والی مسجد کے شمال میں ہے اور اپنے گھر میں آنے جانے کا راستہ آہیروں کی مسجد کے ملحق میں شمال میں 8 فٹ رکھ کر باقی جگہ بیت الذکر کے لئے دوں گا جماعت کے دوستوں نے اس بات کو پسند کیا۔ جو جگہ بیت الذکر بنانے کے لئے حافظ عبدالکریم صاحب نے تجویز کی تھی اس میں ان کے بھائی عبدالرحیم خان صاحب کا نصف حصہ تھا۔ اس وقت ان کی دکان کی اور خالی جگہ کی مالکہ عبدالکریم صاحب کی پھوپھی فتح بی بی تھیں۔ حافظ عبد الکریم صاحب نے پھوپھی صاحبہ کی خدمت میں عرض کی کہ خاکسار بیت الذکر بنانے کے لئے جگہ دینا چاہتا ہے کیا آپ راضی ہیں تو آپ کی پھوپھی صاحبہ نے کہا کہ میری طرف سے اجازت ہے۔

چنانچہ ہر احمدی مرد عورت نے اپنی استطاعت کے مطابق قربانیاں پیش کیں۔ تین چار مستری احمدی تھے انہوں نے اپنی مفت خدمات پیش کردیں۔ مزدوروں نے مزدوری کی خدمات پیش کردیں۔ دو تین ملازموں نے کہا کہ ہم اپنی ایک ایک تنخواہ بیت الذکر کے لئے دیں گے۔ حافظ عبدالکریم صاحب نے بھی جگہ کے علاوہ ایک تنخواہ دینے کا وعدہ کیا۔ ملک گل محمد صاحب نے تنخواہ کے علاوہ چندہ اکٹھا کرنے کے لئے بھی اپنے آپ کو پیش کیا۔ سید سردار شاہ صاحب نے تنخواہ دینے کا وعدہ کیا۔ تنخواہ داروں نے بعد میں اپنی تنخواہیں ادا کردیں۔ اسی طرح ملک نور اللہ خان اور ملک ہدایت اللہ صاحب نے بھی ایک ایک ماہ کی تنخواہ دینے کا وعدہ کیا۔ مستری فضل دین صاحب۔ مستری عبداللہ صاحب۔ مستری اللہ دتہ صاحب نے اپنے آپ کو بطور مستری پیش کیا۔ یہ مستری اپنے ساتھ غیر از جماعت مستری بھی لاتے رہے۔ مندرجہ ذیل نے اپنے آپ کو بطور مزدور پیش کیا۔ سہراب ولد زادہ صاحب، بہادر قصاب صاحب، حیات قصاب صاحب، محمد امیر قصاب صاحب، اللہ دین ولد زادہ صاحب، عطا محمد صاحب، نور الٰہی ولد زادہ صاحب، غلام رسول قصاب صاحب اور رانا جان محمد صاحب۔

بھٹہ سے اینٹیں لانے کے لئے مندرجہ ذیل افراد نے اپنے آپ کو پیش کیا۔ رانا محمد الدین صاحب، رانا اللہ دین صاحب اور رانا عبدالحکیم صاحب۔

اس بیت الذکر کا نقشہ حافظ عبدالکریم خان صاحب نے بنایا۔ احباب نے کہا کہ آپ اپنی گلی کے لئے 8 فٹ کا راستہ چھوڑ کر باقی تمام جگہ بیت کو دے دیں اور بیت دو منزلہ بنے گی اوپر کا حصہ بیت کے کام آئے گا اور نیچے کے کمرے بیت کی لائبریری مہمان خانے کے کام آئیں گے اور ایک کمرہ آپ (حافظ عبدالکریم صاحب) کے لئے کام آئے گا۔ اس پر عبدالکریم صاحب راضی ہوگئے اور بیت الذکر کے لئے نقشہ بنایا گیا۔ کمیٹی خوشاب میں 1932ء میں ملک گل محمد صاحب ایس ڈی او کے ریڈر جماعت کے پریذیڈنٹ بھی تھے انہوں نے تعمیر بیت الذکر کی اجازت دے دی۔ غیر احمدیوں نے بھی میونسپل کمیٹی میں درخواست دے دی کہ مرزائیوں کو بیت الذکر بنانے کی اجازت نہ دی جائے۔ مگر کمیٹی خوشاب نے 24 مارچ 1932ء کو بیت بنانے کی اجازت دے دی ملک اللہ بخش آہیر صاحب (جو احمدی ہوگئے تھے) نے بیت الذکر بنانے کے لئے برآمدہ کے لئے 6 فٹ چوڑی اور 62 فٹ لمبی جگہ دی (یہ بعد میں احمدیت پر قائم نہ رہے) اس بیت الذکر کے لئے مستورات نے زیورات بھی دیے۔ فتح بی بی صاحبہ نے ایک جوڑی گھونگرو چاندی کے دیے۔ فتح بی بی زوجہ اللہ دین صاحب ولد زادہ نے 2 سونے کی مرلیاں پیش کیں۔ ان کے علاوہ اور بھی مستورات نے روپیوں سے مدد کی۔ اس طرح مردوں میں سے میاں جلال صاحب نے کنگن ایک جوڑی دیے۔ ہدایت ولد زادہ نے مرلیاں ایک جوڑا چاندی کی دیں۔ ملک گل محمد اور عمر خطاب نے 100 روپیہ نقد دیا۔ 25 مارچ 1932ء کو غلام رسول خواجہ نے بیت الذکر کی حدیں نکلوائیں آہیروں نے پھر مخالفت کی کیونکہ حافظ عبدالکریم صاحب اور عبدالرحیم کی جگہ کے ساتھ ان کی جگہ خالی تھی۔ 26 مارچ 1932ء کو بیت الذکر بنا شروع ہوئی۔ بیت الذکر کے بننے کے وقت 8 روپے کی ایک ہزار اینٹیں ملتی تھیں غلام رسول خواجہ نے قرض پر اینٹیں دیں جو بعد میں ادا کردیا گیا۔ 26 مارچ 1932ء کو بیت الذکر بنی شروع ہوئی اور مئی 1932ء کر آخر تک مکمل ہوگئی۔ 2 جون 1932ء کو بیت احمدیہ آہیرانوالہ کا افتتاح ہوا۔ محترم سید سردار شاہ صاحب نے جمعہ پڑھایا افتتاح ملک گل محمد صاحب نے کیا۔

(ماخوذ ڈائری حافظ عبدالکریم خان صاحب)

(الفضل ربوہ 23 مئی 1990ء ص 6)

حافظ صاحب کی پیدائش 1901ء کی ہے۔ حافظ صاحب خوشاب کے سیکرٹری مال اور صدر کے عہدوں پر فائز رہے اور لمبا عرصہ پر جماعت کے امام الصلوۃ بھی رہے اور تقریباً 40 سال کے قریب تراویح میں قرآن کریم سنایا۔ محلّہ آہیرانوالہ کے اکثر غیر از جماعت افراد کو آپ نے قرآن کریم ناظرہ پڑھایا۔ اس طرح درجنوں احمدیوں کو بھی ترجمہ قرآن سکھایا۔ حافظ صاحب متقی اور نیک انسان تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے چندوں میں سبقت لے جانے والے تھے۔ آپ تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں شامل تھے۔ آپ جمعہ کے روز حضور کا خطبہ جمعہ الفضل سامنے رکھ کر پنجابی میں سنایا کرتے تھے۔ آپ کے چھ لڑکے اور پانچ لڑکیاں تھیں۔ اپنی زندگی میں سب کی شادی کردی تھی۔ آپ نے 4 جنوری 1981ء کو وفات پائی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 80 سال تھی اور خدا کے فضل سے آپ نے وصیت کی ہوئی تھی۔ آپ کی وصیت کا نمبر 9014 ہے۔ آپ دو بھائی تھے۔ چھوٹے بھائی عبد الرحیم خان تھے۔ صدر قانون گو تھے۔ تحصیلدار بھی ہوئے۔ محترم حافظ عبدالکریم خان صاحب محترم عبدالسمیع خان ایڈیٹر الفضل کے دادا اور محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان کے نانا تھے۔ اس زمانے میں امام وقت کی پہچان کے بعد مصلحتاً خاموش رہ کر تربیت سے اپنے مقتدیوں کی رائے ہموار کرنا اور پھر اس میں کامیاب و کامران ہو جانا آپ کے اخلاص کو ظاہر کرتا ہے۔ نیز اس زمانے میں اور اس علاقے میں یہ اپنی نوعیت کا منفرد واقعہ ہے۔ ہماری نسلوں پر اور اہل شہر خوشاب پر حافظ عبدالکریم خان صاحب کا احسان عظیم ہے۔ خدا تعالیٰ اس عظیم مرد مجاہد کو غریق رحمت کرے۔ آمین۔

☆......☆......☆

انعامی سکالرشپس 2013ء

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان

(درخواست دہندہ سکالرشپ فارم پر اپنے کوائف مہیا کریں۔ غیر تصدیق شدہ اور نامکمل فارم قابلِ قبول نہ ہوں گے۔ واقفین نو اپنا حوالہ نمبر بھی درج کریں)

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ نے امتحانات 2013ء میں زیادہ سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے احمدی طلباء و طالبات کیلئے مندرجہ ذیل انعامی سکالرشپس کا اعلان کیا ہے۔ ان سکالرشپس کے لئے پاکستان بھر کے احمدی طلباء و طالبات درخواست دے سکتے ہیں خواہ ان کی بورڈ / یونیورسٹی میں کوئی پوزیشن ہو یا نہ ہو۔ تمام انعامات بلحاظ پوزیشن دیئے جائیں گے اور تمام پوزیشنز نظارت تعلیم میں موصول ہونے والی درخواستوں کو مدنظر رکھتے ہوئے تیار کی جاتی ہیں۔

قواعد وضوابط اور درخواست دینے کا طریقہ کار آخر میں درج ہے۔ سکالرشپس کو تین مختلف CATEGORIES میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1:۔ جنرل سکالرشپس 2:۔ میڈیکل سکالرشپس
3:۔ دیگر سکالرشپس

جنرل سکالرشپس

اس سے مراد وہ سکالرشپس ہیں جو صرف زیادہ سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے احمدی طلبہ کو دیئے جاتے ہیں ان کے لیے مزید کسی قسم کی کوئی شرط نہ ہے۔ ان سکالرشپس کے نام درج ذیل ہیں۔

☆ صدیق بانی میٹرک سکالرشپ
☆ صدیق بانی گولڈ میڈل و انعامی سکالرشپ
☆ خورشید عطاء سکالرشپ
☆ صادقہ فضل سکالرشپ

صدیق بانی میٹرک سکالرشپ

پاکستان میں کسی بھی بورڈ میں میٹرک کے دونوں گروپس جنرل گروپ اور سائنس گروپ میں جو طلبہ سب سے زیادہ نمبر حاصل کریں گے۔ ان کو مبلغ دس، دس ہزار روپے کے دو انعام دیئے جائیں گے۔ انعام کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ ایک انعام جنرل گروپ اور ایک انعام سائنس گروپ کے طلبہ کو دیا جائے گا۔

صدیق بانی گولڈ میڈل و انعامی سکالرشپ

کسی بھی بورڈ میں انٹرمیڈیٹ کے درج ذیل تینوں گروپس کے لیے حسب تفصیل انعامات دیئے جائیں گے۔

پری میڈیکل گروپ، پری انجینئرنگ گروپ اور جنرل گروپ (پری میڈیکل اور پری انجینئرنگ کے علاوہ باقی تمام Combinations) درج بالا تینوں گروپس میں جو طلبہ سب سے زیادہ نمبرز حاصل کریں گے ان کو پچیس پچیس ہزار مع گولڈ میڈل کے تین انعامات دیئے جائیں گے۔ انعام کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔

خورشید عطاء سکالرشپ

کسی بھی بورڈ میں انٹرمیڈیٹ پری میڈیکل گروپ میں دوسری پوزیشن، انٹرمیڈیٹ پری انجینئرنگ گروپ میں دوسری پوزیشن اور انٹرمیڈیٹ جنرل گروپ میں دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو پچیس پچیس ہزار روپے کے چار انعامات دیئے جائیں گے۔ انعام کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔

صادقہ فضل سکالرشپ

کسی بھی بورڈ میں انٹرمیڈیٹ پری میڈیکل گروپ میں تیسری اور چوتھی پوزیشن، انٹرمیڈیٹ پری انجینئرنگ گروپ میں تیسری اور چوتھی پوزیشن اور انٹرمیڈیٹ جنرل گروپ میں چوتھی پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو بیس بیس ہزار روپے کے پانچ انعامات دیئے جائیں گے۔ انعام کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔

میڈیکل سکالرشپس

یہ سکالرشپس ایسے طلباء و طالبات کو دیئے جائیں گے جنہوں نے پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ میڈیکل کالج / یونیورسٹی میں ایم بی بی ایس میں داخلہ حاصل کیا ہو۔ سکالرشپس کا فیصلہ انٹرمیڈیٹ پری میڈیکل میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ موصولہ درخواستوں پر بلحاظ پوزیشن یہ سکالرشپس دیئے جاتے ہیں۔ ان سکالرشپس کے نام درج ذیل ہیں۔

☆ مرزا مظہر احمد سکالرشپ
☆ ڈاکٹر عبدالسمیع سکالرشپ
☆ سندس باجوہ سکالرشپ
☆ امۃ الکریم زیروی سکالرشپ
☆ ملک دوست محمد سکالرشپ
☆ حفیظن بیگم مرزا عبدالحکیم بیگ سکالرشپ
☆ رفیع اظہر سکالرشپ

دیگر سکالرشپس

اس سے مراد وہ سکالرشپس ہیں جن کا اپنا اپنا طریقہ کار ہے۔ ہر ایک سکالرشپ کا طریقہ کار اس کے نیچے درج ہے۔ ان سکالرشپس کے نام درج ذیل ہیں۔

خالدہ افضل سکالرشپ

پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ یونیورسٹی سے دو سالہ گریجوایشن میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے دو طلباء و طالبات کو پینتیس پینتیس ہزار روپے کے دو انعامات دیئے جائیں گے۔ گریجوایشن (بی اے / بی ایس سی) میں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء و طالبات اپنی درخواستیں جمع کروا سکتے ہیں فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ جو کہ پہلی اور دوسری پوزیشن ہولڈر کو دیا جائے گا۔

ملک مقصود احمد شہید (سرائے والا) سکالرشپ

ایسے طلباء و طالبات جنہوں نے کسی منظور شدہ یونیورسٹی سے ایم کام یا بی کام (.Hons) چار سالہ کورس پاس کیا ہو۔ ان کو بیس بیس ہزار روپے کے انعامات اور B.Com دو سالہ پروگرام پاس کیا ہو اس کو پندرہ ہزار روپے انعام دیا جائے گا۔ انعامات کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر ہوگا۔ یہ انعامات موصولہ درخواستوں میں پہلی پوزیشن پر آنے والے طالبعلم / طالبہ کو دیئے جائیں گے۔

پروفیسر رشیدہ تسنیم خان سکالرشپ

پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ ادارہ میں ایم اے اردو، ایم اے فارسی یا ایم اے عربی میں کسی ایک میں داخلہ حاصل کیا ہو۔ داخلہ حاصل کرنے والے ہر طالبعلم / طالبہ کو پچیس پچیس ہزار روپے کے انعام دیئے جائیں گے۔ سکالرشپ کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں گریجوایشن (کسی بھی پروگرام) میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد اور ایم اے اردو، ایم اے فارسی یا ایم اے عربی میں داخلہ حاصل کرنے کی شرط پر ہوگا۔ یہ سکالرشپس موصولہ درخواستوں میں پہلی پوزیشن پر آنے والے طالبعلم / طالبہ کو دیئے جائیں گے۔ جن میں سے ایک سکالرشپ ایم اے اردو، ایک سکالرشپ ایم اے فارسی اور ایک سکالرشپ ایم اے عربی میں داخلہ حاصل کرنے والے طالبعلم / طالبہ کو دیا جائے گا۔

عبدالوہاب خیر النساء سکالرشپ

(صرف واقفین نو طلباء و طالبات کیلئے۔ جبکہ واقفین نو دیگر سکالرشپس میں بھی درخواست دے سکتے ہیں)۔

یہ انعامات ایسے واقفین نو طلباء و طالبات جنہوں نے کسی بھی منظور شدہ یونیورسٹی سے بی ایس (چار سالہ) یا ایم ایس سی کسی بھی مضمون پاس کیا ہو۔ انعامات کا فیصلہ موصولہ درخواستوں میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ موصولہ درخواستوں میں بی ایس (چار سالہ) میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے والے طالبعلم / طالبہ کو بیس ہزار روپے اور ایم ایس سی میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے والے طالبعلم / طالبہ کو پچیس ہزار روپے کا انعام دیا جائے گا۔

میاں عبدالحئی سکالرشپ

یہ سکالرشپ پاکستان میں کسی بھی یونیورسٹی میں بی ایس ماس کمیونیکیشن اور بی ایس کمپیوٹر سائنسز میں داخلہ حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو دیا جاتا ہے۔ ایک سکالرشپ بی ایس ماس کمیونیکیشن اور ایک سکالرشپ بی ایس کمپیوٹر سائنسز میں داخلہ حاصل کرنے والے طالبعلم / طالبہ کو دیا جاتا ہے۔ سکالرشپ کا فیصلہ انٹرمیڈیٹ (کسی بھی گروپ) میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد پر بی ایس ماس کمیونیکیشن یا بی ایس کمپیوٹر سائنسز میں داخلہ حاصل کرنے کی شرط پر کیا جائے گا۔ موصولہ درخواستوں پر پہلی پوزیشن حاصل کرنے والے طالبعلم / و طالبہ کو پچاس پچاس ہزار روپے کے دو سکالرشپ دیئے جائیں گے۔

مرزا غلام قادر شہید سکالرشپ

یہ سکالرشپ ایسے طالبعلم / طالبہ کو دیا جائے گا جس نے پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ ادارہ میں بی ایس کمپیوٹر سائنس میں داخلہ حاصل کیا ہو۔ سکالرشپ کا فیصلہ انٹرمیڈیٹ (کسی بھی گروپ) میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد اور بی ایس کمپیوٹر سائنس میں داخلہ حاصل کرنے کی شرط پر ہوگا۔ یہ سکالرشپ موصولہ درخواستوں میں دوسری پوزیشن پر آنے والے طالبعلم / طالبہ کو دیا جائے گا۔ اس سکالرشپ کی رقم پچیس ہزار روپے ہوگی۔

نواب عباس احمد خان سکالرشپ

خلیل احمد سولنگی شہید سکالرشپ

یہ سکالرشپ ایسے طلباء و طالبات کو دیا جائے گا جنہوں نے پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ

باقی صفحہ 8 پر

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضی محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

بقیہ از صفحہ 7 - سکالرشپس نظارت تعلیم

انجنیئرنگ یونیورسٹی میں بیچلرز آف انجنیئرنگ کی کسی بھی فیلڈ (مثلاً مکینیکل انجنیئرنگ، کیمیکل انجنیئرنگ وغیرہ) میں داخلہ حاصل کیا ہو۔ سکالرشپ کا فیصلہ انٹرمیڈیٹ (کسی بھی گروپ) میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد اور انجنیئرنگ میں داخلہ حاصل کرنے پر دیا جائے گا۔ یہ سکالرشپ موصولہ درخواستوں میں پہلی اور دوسری پوزیشن پر آنے والے طالبعلم/طالبہ کو دیا جائے گا۔ دونوں سکالرشپس کی رقم پچاس پچاس ہزار روپے ہوگی۔

عزیز احمد میموریل سکالرشپ

یہ سکالرشپ ایسے طالبعلم/طالبہ کو دیا جائے گا جس نے پاکستان میں کسی بھی منظور شدہ ادارہ میں بیچلرز الیکٹریکل انجنیئرنگ میں داخلہ حاصل کیا ہو۔ سکالرشپ کا فیصلہ انٹرمیڈیٹ (کسی بھی گروپ) میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے پر میرٹ کی بنیاد اور الیکٹریکل انجنیئرنگ میں داخلہ حاصل کرنے کی شرط پر ہوگا۔ یہ سکالرشپ موصولہ درخواستوں میں پہلی پوزیشن پر آنے والے طالبعلم/طالبہ کو دیا جائے گا۔ اس سکالرشپ کی رقم ایک لاکھ روپے ہوگی۔

قواعد وضوابط

1: یہ اعلان امتحانات 2013ء میں ہونے والے سالانہ امتحان کے لئے ہے اس سے پہلے کا کوئی کیس اس سکیم میں شامل نہ ہوگا۔ 2012ء تک پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کو یہ انعامات دیئے جاچکے ہیں۔

2: اس سکیم کا اطلاق صرف اور صرف پہلے سالانہ امتحان (FIRST ANNUAL EXAMINATION) پر ہوگا۔

3: مرحلہ وار ((BY PARTS) یا نمبر بہتر کرنے (DIVISION IMPROVE) کرنے والے طلباء وطالبات اس مقابلہ میں شامل ہونے کے اہل نہ ہوں گے۔

4: بعض مخصوص سکالرشپس کے علاوہ طلباء و طالبات کے لئے الگ الگ معیار نہیں ہیں بلکہ موصولہ درخواستوں میں اپنے شعبہ میں جو بھی سب سے زیادہ نمبر حاصل کرے گا وہ انعام کا حقدار قرار پائے گا۔

درخواست دینے کا طریقہ کار

درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 جنوری 2014ء ہے۔

درخواست فارم پر اپنے کوائف مہیا کریں۔ درخواست فارم کے بغیر درخواست قابل قبول نہ ہوگی۔

سادہ کاغذ پر درخواست بنام ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو بھجوائیں۔

درخواست کے ساتھ متعلقہ ڈگری کے رزلٹ کارڈ /TRANSCRIPT کی نقل لف کرنا لازمی ہوگا۔

درخواست فارم پر مکرم امیر صاحب ضلع/مکرم صدر صاحب حلقہ کی تصدیق لازمی ہوگی۔ تصدیق کے بغیر کوئی درخواست زیرغور نہ لائی جائے گی۔

انعام کے حقدار طلباء کو ان کی درخواست پر درج پتہ یا فون نمبر پر اطلاع دی جائے گی۔ لہٰذا مکمل پتہ اور فون نمبر اور ای میل ایڈریس لازمی تحریر کریں۔ عدم دستیابی مکمل پتہ وفون نمبر کی وجہ سے اطلاع نہ ہونے کی وجہ سے دفتر پر کوئی حرف نہ ہوگا نیز اسناد کی تمام نقول A4 پیپر پر اور واضح ہوں۔ مزید معلومات اور فارم نظارت تعلیم کی ویب سائٹ www.nazarattaleem.org سے یا ای میل کے ذریعے بھی حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

ای میل: info@nazarattaleem.org

فون: 047-6212473 فیکس: 047-6212398

(نظارت تعلیم)

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد جج صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے سندھ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت واراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 24 جنوری

طلوع فجر	5:41
طلوع آفتاب	7:04
زوال آفتاب	12:21
غروب آفتاب	5:37

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

24 جنوری 2014ء

5:50 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2 جون 2011ء
7:50 am	ترجمۃ القرآن کلاس
12:00 pm	بیت المجیب کا سنگ بنیاد 15 اکتوبر 2011ء
1:35 pm	راہ ہدیٰ
4:10 pm	دینی وفقہی مسائل
6:00 pm	خطبہ جمعہ Live
7:15 pm	بیت الرحمان۔ ڈاکومنٹری
9:35 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 جنوری 2014ء
11:30 pm	بیت المجیب کا سنگ بنیاد 15 اکتوبر 2011ء

کمر درد کیپسول
کمر درد کی مفید دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PH:047-6212434-6211434

سیل کا مزید اٹھائیں، لبرٹی فیبرکس پر آئیں
سیل۔ سیل۔ سیل
لبرٹی فیبرکس
اقصیٰ روڈ (نزد اقصیٰ چوک) ربوہ: +92-47-6213312

سردیوں کی سرد ہواؤں میں۔ سیل کے رنگ بکھرے ہیں فضاؤں میں
سیل۔ سیل۔ سیل
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: +92-47-6212310

فیصل کراکری اینڈ کچن الیکٹرونکس
الیکٹرونکس کی تمام ورائٹی جوسر، بلینڈر، گرائنڈر، چاپر، سینڈوچ میکر اور کچن الیکٹرونکس کی اعلیٰ کوالٹی نہایت مناسب ریٹ پر دستیاب ہے۔
استریاں، ہیئر سٹریٹنر، شیونگ مشین اور ان سکٹ کلر بھی دستیاب ہیں۔
ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی سٹور ربوہ
0323-9070236

سیل۔ سیل۔ سیل
موسم سرما کی ورائٹی پر قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
گل احمد، الکرم، لان، چکن، ڈیزائنر سوٹس
نیز مردانہ اچھی ورائٹی بھی دستیاب ہے
انصاف کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ۔ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

اٹھوال فیبرکس
نئے سال کی آمد پر تمام گرم ورائٹی پر 25% سیل
اُف ایک بار پھر سیل سیل سیل
پروپرائٹر: اعجاز احمد طاہر اٹھوال 0333-3354914
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

تمام۔ پرانی پیچیدہ اور ضدی امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد/طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

جائیداد برائے فروخت
1۔ مکان رقبہ ایک کنال تعمیر شدہ 3/14 دارالعلوم غربی حلقہ ثناء
2۔ کمرشل بلڈنگ رقبہ دس مرلہ واقع گولبازار 11/14
3۔ ایک پلاٹ رقبہ ایک کنال دارالعلوم جنوبی 8/10
رابطہ کے لئے: 001-403-852-0590 0336-7064942

FR-10

STUDY IN GERMANY
Session-July- 2014
Admissions Open
www.ErfolgTeam.com in EXCLUSIVE affiliation with German Universities & Institutes offers you:
1. Quick Package for Universities in Germany
Start learning German language in Germany
Opportunities for Intermediate, Bachelors and Masters students in all fields
FEE PAYABLE DIRECTLY TO THE SCHOOL IN GERMANY
(Starting instalment 2000 Euros from Pakistan)
Time duration for the whole process/embassy appearance: 4 to 6 Months
2. Comfort Package with ErfolgTeam
The candidates who cannot afford the above mentioned package may also apply in comfort package, in which you have to do language in Pakistan beforehand. In this way, save the language fee in Germany. Time duration for the whole process: around 9 months Study Requirement: Intermediate, Bachelors or Masters Language requirement: 3 to 6 months in Pakistan
Courses also available in English Language
Consultancy +Admission + Documentation / Even after reaching Germany, pick up service from airport till University
Please contact your ErfolgTeam Consultants in Germany
Office Tel: +49 7940 5035030, Fax: +49 7940 5035031
Mob: +49 176 56433243 Email: info@erfolgteam.com Skype ID: erfolgteam
www.erfolgteam.com